

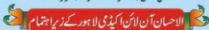
یا اللہ ہمارے

اسلامی: (لا إله إلا الله محمد رسول الله)

حق پر مبنی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کل آمن بالله وملتکته وکعبه ورسله.



پندرہ (۱۵) روزہ

اسلامی عقائد کورس

تحریری نکات

آن لائن اکیڈمی لاہور

0312-4612774

۱۵ روزہ ”اسلامی عقائد کورس“ (شعبان ۱۴۴۲ھ مارچ 21ء)..... (تحریری نکات) (2)

یا اللہ مدد بسم اللہ الرحمن الرحیم حق چاریار

كُلُّ اَمْنٍ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ.

الاحسان آن لائن اکیڈمی لاہور کے زیر اہتمام

پندرہ (۱۵) روزہ

اسلامی عقائد کورس

تحریری نکات

اسلامی عقائد کورس کے تمام (تحریری و آڈیو) اسباق
ٹیلی گرام کے درج ذیل لنک سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

https://t.me/aqaid_1442_2021

فہرست عنوانات اسلامی عقائد کورس

صفحہ	عنوان	شمار	صفحہ	عنوان	شمار
7	انتظامیہ عقائد کورس	۲	3	فہرست	۱
9	منعقدہ دورہ جات	۳	8	الاحسان اکیڈمی: مقاصد و اہداف	۳
13	حصہ اول: مبادیات	۶	10	تحریری نکات کی اشاعت	۵
15	ہم کون ہیں؟	۸	14	دین کی ضرورت	۷
17	عقیدہ کسے کہتے ہیں؟	۱۰	16	اسلام کیا ہے؟ اور کفر کیا ہے؟	۹
19	عقائد کی اہمیت و ضرورت	۱۲	18	اسلام کے ضروری عقائد کیا ہیں؟	۱۱
22	دینی معاملات میں عقل کا درجہ	۱۴	21	عقائد سے ناواقفیت کا نتیجہ	۱۳
24	مدارِ نجات عقائد کیوں؟	۱۶	23	عقیدے کے بغیر عمل	۱۵
26	عقائد کی اقسام	۱۸	25	اسلامی عقائد اور اُن کے دلائل	۱۷
28	عقائد میں اختلاف کا نتیجہ	۲۰	27	چند اصطلاحات	۱۹
30	کتب عقائد کا تعارف	۲۲	29	اہل اسلام کی خدمات	۲۱
32	عقائد کی حفاظت کا طریقہ	۲۴	31	اصلاح عقائد کا طریقہ	۲۳
34	سنت و بدعت	۲۶	33	اہل السنۃ والجماعۃ	۲۵

۱۵ روزہ ”اسلامی عقائد کورس“ (شعبان ۱۴۲۲ھ مارچ 21ء)..... (تحریری نکات) (4)

صفحہ	عنوان	نمبر	صفحہ	عنوان	نمبر
		۲۸	35	حصہ دوم: عقائد	۲۷
37	توحید باری تعالیٰ	۳۰	36	اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات	۲۹
39	آسمانی کتابیں	۳۲	38	فرشتے اور جنات	۳۱
41	کلمہ اسلام	۳۴	40	انبیاء اور رسول علیہم السلام	۳۳
43	حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام	۳۶	42	ختم نبوت	۳۵
45	زیارت روضہ اطہر	۳۸	44	حیات انبیاء علیہم السلام	۳۷
47	مسئلہ توسل	۴۰	46	معجزات و کرامات	۳۹
49	سماع صلوٰۃ و سلام	۴۲	48	سفارش اور دعا کی درخواست	۴۱
51	خلافت راشدہ	۴۴	50	حجیت حدیث و سنت	۴۳
53	اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم	۴۶	52	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	۴۵
55	قیامت	۴۸	54	عذاب قبر	۴۷
57	اجماع امت	۵۰	56	تقدیم	۴۹
59	تصوف و طریقت	۵۲	58	اجتہاد و تقلید	۵۱
62	مدرس کا مختصر تعارف	۵۴	60	اختتامی سوال نامہ	۵۳
64	انعامات: تعداد و مالیت	۵۶	63	شرکاء عقائد کورس: اعداد و شمار	۵۵

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ. [الاسراء: ۹]
بلاشبہ یہ قرآن نہایت سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

يا ايها الذين آمنوا امنوا بالله ورسوله والكتب الذي نزل على رسوله
والكتب الذي انزل من قبل، ومن يكفر بالله وملكته وكتبه ورسله
واليوم الآخر فقد ضل ضلالا بعيدا. [النساء: ۱۳۶]

اے ایمان والو! اللہ پر ایمان رکھو، اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر
جو اللہ نے اپنے رسول پر اتاری ہے اور ہر اس کتاب پر جو اس نے پہلے اتاری تھی۔
اور جو شخص اللہ کا، اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس کے رسولوں کا
اور یوم آخرت کا انکار کرے وہ بھٹک کر گمراہی میں بہت دُور جا پڑا۔

قال: فأخبرني عن الإيمان! قال: أن تؤمن بالله
وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر
وتؤمن بالقدر خيره وشره. [مسلم]
اس شخص نے عرض کیا: اب مجھے بتلائے کہ ایمان کیا ہے؟
آپ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو اور اس کے
فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں
اور یوم آخر یعنی روزِ قیامت کو حق جانو اور
ہر خیر و شر کی تقدیر کو بھی حق جانو اور حق مانو۔

اسلامی عقائد کورس

مولانا مفتی محمد عمر فرید مولانا ارشاد احمد جناب منصور الحق مولانا بلال معاویہ حافظ شمس الدین خان طلحہ	مجلس مشاورت
--	-------------

مولانا حمزہ احسانی	مدرس
--------------------	------

مولانا احسان الحق چاریاری محمد حذیفہ جمیل	انتظامیہ
--	----------

محمد عامر بلال محمد اویس ظفر	معاونین
---------------------------------	---------

الاحسان اکیڈمی مقاصد و اہداف

۱۔ قرآن پاک کی نشر و اشاعت
(تجوید، ترجمہ، تفسیر، قرآنی عربی، گرائمر)

۲۔ اسلامی عقائد سے آگاہی

0312-4612774

الاحسان اکیڈمی کے زیر انتظام وائس ایپ پر منعقدہ دورہ جات

۱۔ قرآنی عربی کورس (آسان اور تیز رفتار طریقہ سے قرآنی کلمات کی پہچان)

۲۔ تجوید کورس (۱۷ روزہ کورس۔ ۱۵ منٹ روزانہ)

۳۔ فلکیات [رویت ہلال] کورس (۵ روزہ کورس۔ ۴۰ منٹ روزانہ)

۴۔ رمضان کورس (تین تین منٹ کے تین اسباق روزانہ)

ایک آیت کا مفہوم، ایک حدیث کی تشریح، ایک فقہی مسئلہ

۵۔ ترجمہ و تفسیر مکمل قرآن پاک (۱۵ منٹ روزانہ)

مسلل ترجمہ، لفظی ترجمہ، تشریح، گرائمر کی روشنی میں قرآنی الفاظ کے

قریب تر کرنے کی کوشش۔

۶۔ اسلامی عقائد کورس (۱۵ روزہ کورس۔ ۱۵ منٹ روزانہ)

مبادیات، اسلامی عقائد اور قرآن و سنت سے اُن کے دلائل

اسلامی عقائد کورس کے ”تحریری نکات“ کی اشاعت

”الاحسان آن لائن اکیڈمی لاہور“ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۲ تا ۲۸ شعبان المعظم ۱۴۴۲ھ بمطابق ۲۹ مارچ تا ۱۲ اپریل ۲۰۲۱ء پندرہ روزہ ”اسلامی عقائد کورس“ بذریعہ وائس ایپ منعقد ہوا۔ جسے الحمد للہ توقع سے بڑھ کر پذیرائی ملی۔

اس کورس کا اصل مقصد سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے طلبہ و طالبات اور عام مسلمانوں کو اسلامی عقائد سے آگاہ کرنا تھا۔ اس لیے اسلوب، انداز اور مواد وغیرہ میں انھیں ملحوظ رکھا گیا۔ کورس کے دو حصے تھے: پہلا حصہ مبادیات پر اور دوسرا عقائد پر مشتمل تھا۔ ہر حصے کے اسباق کو مختلف عنوانات میں تقسیم کر کے ہر عنوان سے متعلق مختصر تحریری نکات تیار کیے گئے تھے۔

کورس کے شرکاء کو باقاعدہ داخلہ نمبر جاری کر کے وائس ایپ مجموعہ (گروپ) میں شامل کیا گیا۔ روزانہ دن ۱۱ بجے متعلقہ سبق کے تحریری نکات کورس کے شرکاء کو وائس ایپ گروپ میں پیش کیے جاتے تھے، اور اُس کے بعد صوتی پیغام (آڈیو ریکارڈنگ) کی صورت

۱۵ روزہ ”اسلامی عقائد کورس“ (شعبان ۳۳ھ مارچ 21ء)..... (تحریری نکات) (11)

میں سبق بھیجا جاتا تھا۔ (سبق کا یومیہ دورانیہ صرف ۱۵ منٹ تھا۔ یوں ۱۵ اردن میں ہر روز ۱۵ منٹ سبق ہوا۔)

اس کے ساتھ ہی سبق سے متعلق ایک تحریری سوال نامہ دیا جاتا تھا، جس کا جواب تحریری نکات یا آڈیو سبق میں موجود ہوتا تھا۔ کورس کے شرکاء اپنی سہولت کے مطابق دن میں کسی بھی وقت تحریری نکات کو سامنے رکھ کر سبق سنتے اور پھر سوال نامہ حل کر کے رات ۱۰، ۹ بجے تک جواب جمع کر دیتے تھے۔ انھی جوابات کی بنیاد پر شرکاء کی یومیہ حاضری لگتی تھی اور انھی کی روشنی میں سب کا نتیجہ تیار ہوا۔ اور اسناد و انعامات دیئے گئے۔

شرکائے کورس کی تعداد، پوزیشن حاصل کرنے والے خوش نصیب حضرات و خواتین اور انعامی کتب کے حوالے سے مختصر معلومات زیر نظر کتابچہ کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

کورس کے اختتام پر تمام شرکاء سے ایک ”سوال نامہ“ کے ذریعہ ان کے تاثرات لیے گئے۔ یہ تاثرات جہاں کورس کی انتظامیہ کے لیے تسلی اور حوصلہ افزائی کا باعث بنے، وہیں اس کے ذریعے کورس کی بہتری کے حوالے سے الحمد للہ بہت سی مفید تجاویز اور قیمتی مشورے بھی حاصل ہوئے۔ مذکورہ سوال نامہ بھی اس رسالے کا حصہ ہے۔

کورس کے کئی شرکاء نے اپنی تجاویز میں کورس کے اسباق کے تحریری نکات کو طبع کرانے

۱۵ روزہ ”اسلامی عقائد کورس“ (شعبان ۱۴۴۲ھ مارچ ۲۱ء)..... (تحریری نکات) (12)

کا مشورہ دیا۔ تاکہ وہ یاد دہانی کے طور پر محفوظ رہیں، بوقت ضرورت مراجعت ہو سکے اور انھیں سامنے رکھ کر اسباق تازہ کیے جاسکیں۔ اور اگر کوئی یہ کورس پڑھانا چاہے تو اُس کے لیے آسانی ہو۔ لہذا اُن کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے الاحسان اکیڈمی کی جانب سے یہ تحریری نکات (ترمیم و تصحیح کے ساتھ) شائع کیے جا رہے ہیں۔

یاد رہے کہ یہ مکمل اسباق نہیں، نہ ہی اسباق کا پورا خلاصہ ہیں۔ بلکہ صرف چند مختصر اور مجمل نکات ہیں۔ جن کی تفصیل و تشریح آڈیو اسباق میں کورس کے شرکاء کے پاس موجود ہے۔ ان نکات کو انھیں اسباق کی روشنی میں سمجھا جاسکتا ہے۔

(اسباق کے لیے ٹیلی گرام لنک: https://t.me/aqaaid_1442_2021)
کورس کے آڈیو اسباق، دوران کورس ہونے والے سوال و جواب اور کورس کے اختتام پر بیان کیے گئے شرکاء کے تاثرات کو بھی ضبط تحریر میں لانے کا کام شروع ہے۔ مکمل ہونے پر ان شاء اللہ انھیں بھی شائع کیا جائے گا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اس کورس کا فیض عام و تام فرمائیں، تمام معاونین، منتظمین اور متعلقین کو سلامت باکرامت رکھیں اور اہل حق کی تمام نیک کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر دنیا میں نافع و مفید اور آخرت میں باعث نجات و بلند درجہ فرمائیں۔ آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حصہ اول

مبادیات

۱- دین کی ضرورت:

دین کا معنی: طریقہ، راستہ۔ یعنی زندگی گزارنے کے طریقے کو دین کہا جاتا ہے۔

۱- انسان دنیا میں موجود ہے، اسے کس نے پیدا کیا اور کیوں پیدا کیا؟ یہ دین بتائے گا۔

۲- اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ [ذاریات: ۵۶]

عبادت کیا ہے؟ یہ بتانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دین عطا فرمایا ہے۔

۳- انسان جسم و روح کا مجموعہ ہے۔ روح کی ضروریات کیا ہیں؟ یہ بات دین بتائے گا۔

۴- کائنات کی ہر چیز کے مالک اللہ تعالیٰ ہیں۔ اُن کی ملکیت میں ہم نے کیا چیز استعمال کرنی ہے،

کیا نہیں اور کون سی چیز کیسے استعمال کرنی ہے؟ یہ انہی سے پوچھنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ دین بتائے گا۔

۵- کن کاموں سے دنیا کا نظام ٹھیک رہے گا اور کن سے بگڑے گا؟ یہ بھی دین بتائے گا۔

۶- کن چیزوں سے برکت ہوتی ہے اور کن سے نحوست؟ یہ بات بھی دین ہی بتائے گا۔

۷- اللہ تعالیٰ نے انسان کو اچھے اور برے کام کرنے کی طاقت دی ہے۔

اچھے کام کرنے والوں کے لیے انعام، برے کام والوں کے لیے سزا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سے کام اچھے اور کون سے برے ہیں؟ یہ دین سے پتہ چلے گا۔

اس لیے ہمیں ایک دین کی ضرورت ہے۔ اور ہمارا دین اسلام ہے۔

فائدہ: مذہب کا لفظ عموماً دین کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے دونوں مترادف

ہوئے۔ لیکن کبھی مذہب کا لفظ ”شریعت“ یا ”مسلک“ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ پھر فرق ہوگا۔

۲۔ ہم کون ہیں؟

دنیا میں بہت سے دین اور مذہب ہیں۔ مختلف عقیدے اور نظریے ہیں۔
ہم بھی ایک مذہب اور دین کے ماننے والے ہیں۔
دوسرے سب مذاہب اور عقیدوں میں ہمیں اپنی پہچان کی ضرورت ہے۔
ہماری پہچان یہ ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔
مسلمان کی پہچان اسلام سے ہوتی ہے۔
اور اسلام کی پہچان اسلامی عقیدوں سے ہوگی۔
اس لیے اسلامی عقیدوں کا جاننا اور ماننا ضروری ہے۔

۳۔ اسلام کیا ہے؟

اسلام دینِ فطرت ہے۔ یعنی زندگی گزارنے کا فطری طریقہ ہے۔
اسلام کا لفظی معنی ہے: سر جھکا دینا۔ تابع بن جانا۔ یعنی اپنے آپ کو مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا اور ہر پہلو سے تابعدار بن جانا۔

اصطلاحی معنی: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام چیزیں اور حقیقتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے، اُن کی تصدیق کرنا اور انہیں حق مان کر قبول کرنا۔

ایمان و اسلام میں فرق: ایمان کا تعلق ان چیزوں سے جن کی دل سے تصدیق کی جاتی ہے۔ اسلام کا تعلق اُن چیزوں جن پر جسم و اعضاء سے عمل کیا جاتا ہے۔ لیکن قرآن و سنت میں ایمان و اسلام کو ایک دوسرے کے معنی میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔ ہماری مراد بھی اسلام سے ایمان ہی ہے۔

ایمان و اسلام کے مقابل کفر ہے۔ کفر کا لغوی معنی: انکار کرنا، چھپانا، ناشکری کرنا۔

شرعی معنی: نبی کریم ﷺ سے جتنی ثابت شدہ چیزوں میں سے کسی کا انکار کرنا۔

۱۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو دنیا و آخرت میں کامیابی کا ضامن ہے۔

۲۔ تحریف و تبدیلی سے صرف اسلام ہی محفوظ ہے۔

۳۔ دلائل کی روشنی میں صرف اسلام دینِ حق ہے۔

۴۔ اسلامی احکام کے دو بڑے حصے:

۱: ایک کا تعلق دل و دماغ سے ہے۔ جسے عقیدہ کہا جاتا ہے۔

۲: دوسرے کا تعلق جسم و اعضاء سے ہے۔ جسے عمل کہتے ہیں۔

۴۔ عقیدہ کسے کہتے ہیں؟

عقیدے کا لفظی معنی ہے: گروہ۔ جیسے عقدِ نکاح، نکاح کی گروہ۔

عقیدہ: دل کی گروہ۔ دل میں کسی چیز کا یقین جمالینا۔

عقیدہ: دین کی وہ بات جسے دل میں پختہ کر لیا جائے۔

موت کے بعد ہمیشہ آرام سے رہنے یا ہمیشہ عذاب میں رہنے کا مدار جس چیز پر

ہے، اسے عقیدہ کہتے ہیں۔ عقیدے صحیح ہوئے تو ہمیشہ راحت۔ ورنہ ہمیشہ عذاب۔

عقیدے میں صرف ایک بات درست ہوتی ہے۔

سب انبیاء، تمام صحابہ، چاروں فقہاء، کل محدثین، سارے اولیاء سب کے

عقیدے ایک ہی ہیں۔

۵- اسلام کے ضروری عقائد کیا ہیں؟

اللہ تعالیٰ کے احکامات دو طرح کے ہیں:

۱: دل سے ماننے والے۔ ۲: عمل کرنے والے

ہم تک احکامات پہنچنے کے دو درجے ہیں:

۱: قطعی یعنی یقینی درجہ۔ ۲: ظنی یعنی اطمینان کا درجہ۔

دل سے ماننے والی جو چیزیں حضور ﷺ سے ہم تک یقینی درجے سے پہنچی ہیں، وہ

سب اسلام کے ضروری عقیدے ہیں۔ انھیں مانے بغیر انسان مسلمان نہیں رہ سکتا۔

ضروری عقیدوں کو تفصیل سے بیان کیا جائے تو بہت سے ہیں۔

اگر مختصر کیا جائے تو ایمانِ مفصل میں ۶ (یا ۷) سمجھ لیں (عقیدوں کا تذکرہ ہے۔

مزید مختصر کیا جائے تو تین (۳) بنیادی عقیدے ہیں:

۱: توحید ۲: رسالت ۳: قیامت

اس سے بھی مختصر کریں تو کلمہ طیبہ میں دو (۲) چیزوں کا تذکرہ ہے:

۱: توحید ۲: رسالت

اور اس سے بھی مختصر کیا جائے تو عقیدہ توحید ”لا الہ الا اللہ“ ہی سب عقائد کی بنیاد ہے۔

۶۔ عقائد کی اہمیت و ضرورت:

۱۔ انسان کے پاس اپنا کچھ نہیں۔ سب کچھ بننے والی ذات کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔

شکر ادا کرنے کا پہلا درجہ: اُس ذات کے بارے میں صحیح عقیدے اپنانا۔

۲۔ انسان کو پیدا کرنے کا مقصد: اللہ تعالیٰ کو پہچان کر اُن کی عبادت کرنا۔ [ذاریات: ۵۶]

عقیدہ درست کیے بغیر اللہ تعالیٰ کی پہچان ناممکن ہے۔

۳۔ ہمیشہ کی کامیابی اور ناکامی یعنی جنتی اور جہنمی ہونے کا مدار عقیدہ ہے۔

۴۔ عقیدہ بنیاد اور اساس ہے۔ اور بنیاد کے بغیر کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔

۵۔ قرآن پاک کی اکثر آیات عقیدے سے متعلق ہیں۔

۶۔ ہر نبی نے سب سے زیادہ تاکید عقیدے درست کرنے کی فرمائی ہے۔

۷۔ عقیدے کی معمولی غلطی انسان کو ہمیشہ کے عذاب کا مستحق بنا دیتی ہے۔

۸۔ عقیدہ کردار کا سرچشمہ ہے، افکار کی تبدیلی سے اعمال میں انقلاب آتا ہے۔

انسان کے اعمال و حرکات اس کے خیالات کے گرد گھومتے ہیں۔

اور خیالات کی اصلاح عقیدے سے ہی ہو سکتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ اگر دل صحیح ہو جائے تو سارا بدن صحیح ہو جاتا ہے۔ [بخاری]

۹۔ عمل کی کوتاہی کی معافی ہو سکتی ہے۔ لیکن عقیدے کی خرابی معاف نہیں ہوگی۔ [نساء: ۴۸]

۱۵ بروزہ ”اسلامی عقائد کو درس“ (شعبان ۳۳ھ مارچ ۲۱ء)..... (تحریری نکات) (20)

۱۰- انسان کی روحانی، اخلاقی اور تمدنی ترقی میں عقیدہ کی خرابی بڑی رکاوٹ ہے۔

اس لیے انسانیت کی سب سے بڑی ضرورت عقیدے کی اصلاح ہے۔

۱۱- عقیدہ ہر وقت کی ضرورت ہے۔ جسے ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں چھوڑا جاسکتا۔ [نحل: ۱۰۶]

۱۲- دین کا پہلا امتیاز اور نمایاں شعار عقیدہ پر اصرار ہے۔

۱۳- عقیدے کی خرابی اللہ تعالیٰ کے غیض و غضب کو دعوت دینے کا انتہائی سبب ہے۔

۱۴- عقیدہ سچ کی طرح سچ اچھا تو پھل بھی اچھا، سچ خراب تو پھل بھی خراب۔

۱۵- عقیدہ اکائی ہے۔ اعمال اُس اکائی کے صفر۔

۱۶- قرآن پاک نے خراب عقیدے والے کو ناپاک اور نجس کہا ہے۔ [توبہ: ۲۸]

۱۷- عقیدہ عمل پر ابھارتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو ماننے والا ہی اُن کو راضی کرنے کی فکر کرے گا۔

رسول ﷺ کو ماننے والا ہی اُن کی اطاعت بھالائے گا۔

۷۔ عقائد سے ناواقفیت کا نتیجہ:

- ۱۔ صحیح عقیدوں کا ماننا فرض ہے۔ اور واقفیت کے بغیر ماننا ممکن نہیں۔
- ۲۔ صحیح عقیدوں سے ناواقفیت کو یا اللہ تعالیٰ سے ناواقفیت ہے۔
- ۳۔ صحیح عقائد کا علم نہیں ہوگا تو صحیح اسلام کا علم نہیں ہوگا۔
نتیجہ: انسان اسلام سے محروم رہ جائے گا۔
ہیشہ کی نجات سے محروم رہ جائے گا۔
- ۴۔ عقیدوں کا علم نہیں ہوگا تو منعم و محسن ذات کا شکر ادا کرنے سے محرومی ہوگی۔

۸- دینی معاملات میں عقل کا درجہ:

- ۱- عقل معیار نہیں خادم و مددگار ہے۔ معیار صرف وحی الہی ہے۔
- ۲- انسان کے دنیا میں آنے کا مقصد: اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے کام کرنا۔ عقل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی پسند یا ناپسند معلوم نہیں کی جاسکتی۔
- ۳- اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی عقلیں مختلف بنائی ہیں۔
- اگر دینی معاملات عقل کی بنیاد پر ہوں تو پھر ہر انسان کی الگ راہ ہوگی۔
- ۴- انسان کو عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ یہ اس کا مقصد اصلی ہے۔
- اس لیے اس میں وحی سے راہ نمائی فرمائی۔ تاکہ مقصد اصلی فوت نہ ہو جائے۔
- ۵- انسان کی عقل خواہشات کے تابع ہو کر بھی فیصلے کرتی ہے۔
- اگر عقل کے مطابق دین پر عمل ہو تو اس میں بھی خواہشات غالب ہو جائیں گی۔
- ۶- بچہ بعض اوقات ایک مفید چیز کو کم عقلی کی وجہ سے مضر اور مضر کو مفید سمجھتا ہے۔
- انسان بھی ناقص عقل سے دین میں مضر چیز کو مفید خیال کرے گا۔
- ۷- عقل بہت کام کی چیز ہے، مگر جب تک اپنے دائرے میں رہے، جیسے سونا تو لٹے کا پیمانہ، حجم کے مطابق چیز کا وزن تو بالکل ٹھیک بتاتا ہے۔ لیکن زیادہ وزن ہو تو ٹوٹ جاتا ہے۔

۹۔ عقیدے کے بغیر عمل:

۱۔ عقیدہ بنیاد اور جڑ ہے۔ اس لیے عقیدہ کے بغیر عمل ایسے ہے:

۱۔ جیسے روح کے بغیر جسم۔

۲۔ جیسے اکائی کے بغیر صفر۔

۳۔ جیسے تنے کے بغیر شاخیں۔

۴۔ جیسے بنیاد کے بغیر عمارت۔

۲۔ قرآن پاک نے کافروں کے اعمال کی مثال دی ہے:

جیسے صحرا میں انسان ریت کو پانی سمجھتا ہے۔ لیکن حقیقت میں پانی نہیں ہوتا۔

۳۔ قرآن پاک کہتا ہے:

عقیدہ صحیح نہ ہو تو بیت اللہ شریف اور حاجیوں کی خدمت جیسے اعمال بھی ضائع۔

۴۔ قرآن پاک میں ہے:

بدعقیدہ پر اللہ تعالیٰ نے جنت کا پانی اور رزق بھی حرام کر دیا ہے۔ [اعراف: ۵۰]

۵۔ جیسے تیز آندھی میں راکھ اڑ جاتی ہے، ایسے بدعقیدہ کا عمل بھی اڑ جاتا ہے۔

۱۰۔ مدارِ نجات عقائد کیوں؟

۱۔ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے پیدا ہوا۔

عبادت کا مطلب ہے: عہد بننا۔ اور عقیدہ صحیح کیے بغیر عہد بننا ممکن نہیں۔

۲۔ انسان کی پیدائش کا اصلی مقصد اللہ تعالیٰ کی پہچان و عبادت ہے۔ [ذاریات: ۵۶]

اور صحیح عقیدہ جانے اور ماننے بغیر پہچان ناممکن ہے۔

۳۔ جیسے جعلی نوٹ ناقابل قبول ہے، ایسے ہی جعلی عقیدہ بھی ناقابل قبول ہے۔

۴۔ ایک اعتراض: کسی شخص میں دیانت، شرافت، ہمدردی، انسانیت کی خدمت جیسے

اوصاف نظر آتے ہوں، لیکن عقیدہ صحیح نہ ہو، وہ کیوں نجات نہیں پاسکتا؟

جواب:

۱۔ جو شخص باصلاحیت، قابل، ماہر ہو لیکن ملک کے آئین کا باغی ہو، وہ کیوں موت کی

سزا کا مستحق قرار پاتا ہے؟

۲۔ اصل چیز واقعی حیثیت تسلیم کرنا ہے۔

مثال: کوئی شخص دنیاوی محسن کو محسن تو مانے مگر انسان تسلیم نہ کرے۔ کیا وہ احسان ماننے

والا ہوگا؟

۱۱- اسلامی عقائد اور ان کے دلائل

۱- اسلامی عقائد کو ”دین“ اور عملی احکامات کو ”شریعت“ کہا جاتا ہے۔

۲- اسلامی شریعت (عملی احکامات) کے دلائل چار (۴) ہیں:

۱- قرآن (اللہ کی کتاب)

۲- سنت (حضور ﷺ اور صحابہ کی سنت)

۳- اجماع امت (صحابہ کرام کا یا کسی بھی زمانے کے صحیح العقیدہ علماء کا اتفاق)

۴- مجتہد کا قیاس

لہذا جو کچھ ان دلائل سے ثابت ہے وہ شریعت ہے۔

جو ان سے ثابت نہیں وہ شریعت نہیں۔

۳- اسلامی عقائد کے دلائل تین ہیں: قرآن، سنت، اجماع۔

ملاحظہ: قیاس سے عقیدہ ثابت نہیں ہوتا۔

۴- دین اور شریعت صحابہ، ائمہ اور چودہ سو سال اہل سنت علماء کے ذریعہ ہم تک پہنچے۔

لہذا جو عقیدہ اور عمل ان سے ملے گا وہ درست، باقی غلط۔

قرآن و سنت کی جو تشریح ان سے حاصل ہو وہی درست ہوگی۔

۱۲- عقائد کی اقسام:

اسلامی عقائد کی دو بڑی قسمیں ہیں: ۱- قطعی ۲- ظنی

۱- قطعی عقیدے: جو عقیدے یقینی ذریعے سے ہم تک پہنچیں۔ یعنی ان عقیدوں کو نقل کرنے والے ہر زمانے میں اتنے زیادہ لوگ ہوں کہ جنہیں غلطی نہ لگ سکتی ہو۔

اور معنی بھی بالکل واضح ہو۔ نہ کوئی ابہام ہو، نہ کسی تاویل کی گنجائش۔ انہیں اصولی عقائد کہتے ہیں۔ جیسے: توحید، رسالت، قیامت، قرآن پاک کی صداقت، ختم نبوت وغیرہ

۲- ظنی: جن عقیدوں کا ثبوت پکا ہو اور معنی واضح ہو، وہ اطمینان کے درجہ تک تو پہنچیں، لیکن یقین کے درجے تک نہ پہنچیں۔ یعنی ان عقیدوں کو نقل کرنے والے اتنے

زیادہ لوگ نہ ہوں۔ انہیں ظنی عقائد کہتے ہیں۔ جیسے حیاتِ انبیاء، عصمتِ انبیاء وغیرہ

قطعی عقیدہ کے انکار سے انسان دائرہ اسلام سے نکل کر کافر ہو جاتا ہے۔

ظنی عقیدہ کے انکار سے انسان اہل سنت سے خارج ہو کر گمراہ ہو جاتا ہے۔

۱۳- چند اصطلاحات

۱- علم کلام: آسمانی احکامات کی تین قسمیں ہیں: ۱: عقائد۔ ۲: اعمال۔ ۳: اخلاق

عقائد کے علم کو ”علم کلام“ کہا جاتا ہے۔ پہلے اسے ”فقاہ کبر“ کہا جاتا تھا۔

۲- تواتر: کسی چیز کو اتنے زیادہ لوگوں کا نقل کرنا اور آگے پہنچانا کہ بھول چوک،

غلطی اور جھوٹ کا کوئی امکان باقی نہ رہے۔ اس نقل کرنے کو ”تواتر“ کہتے ہیں اور اس طرح نقل ہونے والی چیز کو ”متواتر“ کہتے ہیں۔

فائدہ: متواتر چیزوں کو ان کے بہت زیادہ مشہور ہونے کی وجہ سے علماء کے علاوہ

عام مسلمان حتیٰ کہ مسلمانوں کے ملک میں رہنے والے کافر بھی جانتے ہیں۔

۳- قطعی: تواتر یا اجماع سے ثابت ہونے والی چیز یقینی ہوتی ہے۔ اسی کو قطعی کہا

جاتا ہے۔

۴- ضروریات دین: تواتر سے ثابت شدہ دینی احکام کو ضروریات دین کہا جاتا

ہے۔ جیسے توحید، رسالت، نماز، روزہ۔

۵- ظنی: جس چیز کا ثبوت پکا ہو لیکن یقین کے درجے کا نہ ہو اسے ظنی کہا جاتا ہے۔

۱۴- عقائد میں اختلاف کا نتیجہ:

۱- قرآن پاک نے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے۔ [آل عمران: ۱۰۳]
اللہ کی رسی سے مراد اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد ہیں۔

ان عقائد سے اختلاف کا نتیجہ اللہ کی رسی سے محرومی ہے۔

۲- قرآن پاک نے فرقہ واریت سے منع کیا ہے۔ [آل عمران: ۱۰۳]
عقائد کے اختلاف سے تفرقہ بازی پیدا ہوتی ہے۔

۳- عقیدہ، امت کی وحدت کی علامت ہے۔

عقائد کے اختلاف سے وحدت ختم ہو کر افتتار و افتراق پیدا ہوتا ہے۔

۴- قطعی عقائد (مثلاً ختم نبوت) میں اختلاف سے انسان اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

۵- ظنی عقائد (مثلاً عصمت انبیاء) میں اختلاف سے اہل سنت سے خارج اور گمراہ ہو جاتا ہے۔

۶- اس امت کو بہترین امت قرار دیا گیا ہے۔ [آل عمران] اس کی بنیاد صحیح عقائد ہیں۔

عقائد کے اختلاف سے خیر امت سے محرومی ہو جاتی ہے۔

۷- عقیدے کے اختلاف سے صرف راستہ نہیں منزل ہی جدا ہو جاتی ہے۔

۱۵۔ اہل اسلام کی خدمات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قربانیاں دیں وہ عقائد کی خاطر ہی تھیں۔

صحابہ کرام اور چودہ سو سالہ امت کی زیادہ تر قربانیاں عقیدے کی خاطر تھیں۔

برصغیر کے اکابر اہل سنت کی خدمات کا بنیادی مقصد بھی عقائد کی حفاظت تھا۔

قیام مدارس کا اصل مقصد: دینی، ایمانی، اعتقادی، اخلاقی، تہذیبی اور معاشرتی

تسلل قائم رکھنا۔ اور یہ عقائد کی حفاظت کے ساتھ ہی ممکن ہے۔

۱۶۔ کتب عقائد کا تعارف

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ	الفقہ الاکبر
مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتی	اردو ترجمہ: البیان الازھر
امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ	العقیدۃ الطحاویۃ
مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ	المہند علی المہند
مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ	عقائد الاسلام
مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ	اسلامی عقائد
مولانا مفتی محمد طاہر مسعود	عقائد اہل السنۃ والجماعۃ [مدلل]
مولانا عبدالحق خان بشیر	اسلامی عقائد و نظریات
مولانا عزیز الرحمن حقانی	مفصل و مدلل عقائد اہل السنۃ والجماعۃ
مولانا مفتی زین العابدین کرنا لوی	عقائد اہل السنۃ والجماعۃ
ان کے علاوہ تعلیم الاسلام، بہشتی زیور، تحفۃ المسلمین وغیرہ کتابوں میں بھی عقائد کا بیان موجود ہے۔ مولانا محمد سرفراز خان صفدر، مولانا قاضی مظہر حسین، مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہم اللہ کی کتابیں بھی نہایت مفید و نافع ہیں۔	

۱- اصلاح عقائد کا طریقہ:

سیکھنا اور ذہن نشین کرنا۔

روزانہ گھر میں ۱۰، ۵، ۱۰ منٹ عقائد کی کتاب کی تعلیم کے ذریعہ

عقائد کی کتب کسی استاذ سے پڑھنے کے ذریعے

عقائد سے متعلق بیانات سننے کے ذریعے

عقائد کی کتب کے مطالعہ کے ذریعے

۱۸- عقائد کی حفاظت کا طریقہ:

صحابہ کرام و اہل بیت، ائمہ اربعہ اور چودہ سو سالہ اہل سنت پر بھرپور اعتماد
اپنے زمانہ کے اہل السنۃ والجماعۃ علماء سے وابستگی
صحیح العقیدہ متبع سنت بزرگوں سے اصلاحی تعلق
نیک اعمال کا اہتمام، برے اعمال سے اجتناب
اکابر اہل سنت کے حالات و واقعات کا مطالعہ و مذاکرہ
جدید و قدیم فتنوں سے متعلق معلومات
غلط عقائد اور فرقوں کی پہچان و نشاندہی

۱۹۔ اہل السنۃ والجماعۃ:

ارشاد نبوی کے مطابق اس امت میں بہتر (۷۳) فرقے ہوں گے۔
یہ بہتر فرقے وہ ہوں گے جو اپنے آپ کو مسلمان کہلائیں گے۔
لیکن ان میں سے بہتر (۷۲) عقائد کی خرابی کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے۔
صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گا۔

اس فرقے کی پہچان اور نشان ”مَا آتَا عَلَیْهِ وَأَصْحَابُی“ ہے۔ [ترمذی]
یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ۔
اس فرقے کا نام ”اہل السنۃ والجماعۃ“ ہے۔

[تفسیر ابن کثیر: ۵۸۳/۱، قرطبی: ۱۶/۳، مظہری: ۱۶۶/۳]

یعنی حضور ﷺ کی سنت اور حضور ﷺ کی جماعت کی پیروی کرنے والے۔

فقہ کے چاروں بڑے ائمہ (ابوحنیفہؒ، مالکؒ، شافعیؒ، احمد بن حنبلؒ) اہل السنۃ والجماعۃ تھے۔
حدیث کے تمام ائمہ امام بخاریؒ، امام مسلمؒ وغیرہ بھی اہل السنۃ والجماعۃ تھے۔

تمام اولیاء کرام پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، خواجہ بہاؤ الدین نقشبندؒ، خواجہ شہاب الدین
سہروردیؒ اور خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ وغیرہ بھی اہل السنۃ والجماعۃ تھے۔

صراطِ مستقیم اور نجات کا راستہ صرف اور صرف اہل السنۃ والجماعۃ کا راستہ ہے۔

۲۰- سنت و بدعت:

سنت کا لفظی معنی: طریقہ، راستہ، سیرت۔

شرعی معنی: وہ طریقہ جو نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام نے دین کی حیثیت سے جاری کیا۔

بدعت کا لفظی معنی ہے: سابقہ نمونے کے بغیر نئی چیز، نئی بات، نئی رسم

شرعی معنی: ہر وہ نئی چیز جس کی اصل اور بنیاد خیر القرون (خیر کے تین زمانوں: صحابہ،

تابعین اور تبع تابعین) میں نہ ہو، اور اس چیز کو دین کا حصہ سمجھا جائے۔

دو چیزوں سے بدعت بنتی ہے: ۱: نئی چیز ہو۔ ۲: اسے دین سمجھا جائے۔

جس نئی چیز کا سبب پہلے سے موجود ہو، لیکن چیز کا ثبوت نہ ہو تو وہ بدعت ہے۔

دین کے لیے نیا کام انتظام کی خاطر ہو، دین کا حصہ نہ سمجھا جائے تو بدعت نہیں۔

جیسے دینی کتب، مدارس، جائز جدید آلات کا استعمال

نئی ایجادات، رہن بہن کے طریقے بدعت نہیں۔

بدعت کی دو قسمیں ہیں: ۱: بدعت فی العقیدہ۔ ۲: بدعت فی العمل۔

کفر و شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ بدعت ہے۔

بدعتی کو تو بہ کی توفیق نہیں ملتی۔ کیونکہ وہ بدعت کو ثواب سمجھ کر کرتا ہے۔

حصہ دوم

عقائد اہل السنۃ والجماعۃ

۱۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات:

اللہ تعالیٰ خود بخود موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہیں، ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ تمام اچھی صفات کے مالک ہیں۔

اور تمام کمزوریوں اور بری صفات سے پاک ہیں۔

اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر چیز کے خالق ہیں۔

[سورہ فاطر: ۱۵۔ سورہ قصص: ۸۸۔ سورہ صافات: ۱۸۰۔ سورہ رعد: ۱۶]

۲- توحید باری تعالیٰ:

- ۱- اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے اکیلے ہیں۔
کوئی اُن کی ذات کا حصہ اور رشتہ دار نہیں۔
- ۲- اللہ تعالیٰ اپنی صفات کے اعتبار سے اکیلے ہیں۔
خدائی صفات میں کوئی اُن کا شریک نہیں۔
- ۳- اللہ تعالیٰ خدائی اختیارات کے اعتبار سے بھی اکیلے ہیں۔
کوئی اور خدائی اختیارات کا مالک نہیں۔
- ۴- اللہ تعالیٰ اپنی عبادات کے اعتبار سے بھی اکیلے ہیں۔
اُن کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

[سورہ اخلاص ۱..... بقرہ ۱۶۳..... حج ۶۶..... قصص ۶۸..... بخاری: ۴۳۸/۱]

۳۔ فرشتے اور جنات:

فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جو نور سے پیدا ہوئے ہیں۔

فرشتے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ اور انسانی ضروریات سے پاک ہیں۔

فرشتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف کاموں پر مقرر ہیں۔

جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے سردار ہیں جو انبیاء کے پاس وحی لاتے تھے۔

جنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جو آگ سے پیدا ہوئے ہیں۔

شیطان (ابلیس) بھی ایک جن ہے۔

انسانوں کی طرح جنات بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔

[بقرہ، ۲۸۵]..... [تحریم، ۶]..... [حجر، ۲۷]..... [انعام، ۱۳۰]..... [ذاریات، ۵۶]..... [کہف، ۵۰]

۴۔ آسمانی کتابیں:

قرآن پاک، تورات، زبور، انجیل وغیرہ سب آسمانی کتابوں اور صحیفوں پر ایمان لانا فرض ہے۔

قرآن پاک کے علاوہ کوئی آسمانی کتاب اصلی حالت میں باقی نہیں رہی۔
اب انسانیت کی نجات صرف قرآن پاک پر عمل کرنے میں ہے۔
قرآن پاک جیسے نازل ہوا تھا، ویسے ہی مکمل محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔

موجودہ قرآن پاک کو اصلی و مکمل اور غیر تحریف شدہ قرآن نہ ماننے والا مسلمان نہیں رہتا۔

[ماکدہ ۴۶/۱] - [ماکدہ ۴۴/۱] - [نساء ۱۶۳] - [بقرہ ۷۵] - [بخاری ۱۰۹۴۲] - [تحریر ۹]

۵۔ انبیاء اور رسول علیہم السلام:

اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی نبی اور رسول بھیجے سب پر ایمان لانا فرض ہے۔

نبی اللہ تعالیٰ کے بندے اور انسان (بشر) ہوتے ہیں۔

سب نبی معصوم ہیں۔ یعنی ان سے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

نبیوں کے علاوہ کوئی انسان معصوم نہیں۔

علم اور مرتبہ میں نبی پوری امت سے افضل ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے بعد مخلوق میں سب سے افضل حضرت محمد ﷺ ہیں۔

آپ ﷺ سب نبیوں کے سردار ہیں۔

کسی بھی نبی کی توہین کرنے والا واجب القتل ہے۔

تمام نبی وفات کے بعد اُسی طرح نبی ہیں جیسے وفات سے پہلے تھے۔

سب نبیوں کا دین ایک ہے، لیکن شریعتیں الگ الگ ہیں۔

[نحل ۳۶]۔ [نساء ۱۳۶]۔ [نحل ۳۵]۔ [آل عمران ۱۷۹]۔ [سبا ۲۸]

۶۔ کلمہ اسلام:

اسلام کے کلمہ کے صرف دو جز ہیں: لا الہ الا اللہ، اور محمد رسول اللہ۔

اس کلمہ کے الفاظ یا معنی و مفہوم میں کمی بیشی یا تبدیلی کرنے والا مسلمان نہیں رہتا۔

[صافات ۳۵]۔ [فتح ۲۹]۔ [بخاری: ۶/۱]۔ [کنز العمال: ۱۵/۱]۔ [ترمذی ۱]

۷۔ ختم نبوت:

آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کسی کو نبوت نہ ملی ہے نہ ملے گی۔
آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی معصوم ہوگا۔ نہ کسی پر شرعی احکامات کی وحی اترے گی۔
آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا اور اُسے مسلمان سمجھنے والا کافر و مرتد

ہے۔

جو شخص ان دونوں کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر اور مرتد ہے۔

[احزاب ۴۰]۔ [ترمذی: ۴۵/۲]

۸- حیات و نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے انھیں والد کے بغیر اپنی قدرت سے پیدا فرمایا۔
پھر نبی بنایا اور پھر زندہ آسمان پر اٹھالیا۔ وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔
قیامت سے پہلے نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے۔
پھر اُن کی وفات ہوگی اور وہ نبی ﷺ کے روضہ اقدس میں دفن ہوں گے۔
حیاتِ عیسیٰ کا عقیدہ قرآن پاک اور متواتر احادیث سے ثابت ہے۔
اس لیے اس کا منکر کافر ہے۔

[آل عمران ۵۹]- [نساء ۱۵۷]- [مسلم: ۸۷/۱]- [مشکوٰۃ: ۲/۲۸۰]

۹- حیاتِ انبیاء علیہم السلام:

انبیاء کرام وفات کے بعد اپنی زمینی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔

نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔

اُن کے دنیا والے جسموں کے ساتھ اُن کی روحوں کا مضبوط تعلق ہوتا ہے۔

جو درود و سلام قبر کے پاس پڑھا جائے، وہ خود سنتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔

[بقرہ ۱۵۴]۔ [آل عمران ۱۶۹]۔ [مسند ابویعلیٰ: ۳/۲۱۶]۔ [کنز العمال: ۱/۴۹۲]

۱۰- زیارت روضہ اطہر:

آنحضرت ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کرنا بڑا ثواب ہے۔

مدینہ منورہ جانے والے کے لیے مسجد نبوی کے بجائے روضہ مبارک کی نیت کرنا افضل ہے۔

حج کے لیے مکہ جانے والوں پر روضہ مبارک کی زیارت کے لیے مدینہ کا سفر کرنا واجب کے قریب ہے۔

[معجم کبیر للطبرانی: ۱۲/۲۲۵]

۱۱۔ معجزات و کرامات:

جو کام عام طور پر انسان نہ کر سکتا ہو، اگر نبی کر دیکھائے تو اُسے معجزہ کہتے ہیں۔
اور اگر کوئی صحابی یا ولی کر دیکھائے تو اسے کرامت کہتے ہیں۔
معجزہ اور کرامت دونوں حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی اپنی قدرت سے دکھاتے ہیں۔
معتبر ذرائع سے ثابت شدہ معجزات و کرامات برحق ہیں۔
بہت سے معجزات کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے۔
لہذا معجزات کا انکار قرآن کا انکار ہے۔

[ہود: ۶۴]۔ [انبیاء: ۶۹]۔ [اسراء: ۱]۔ [نمل: ۴۰]

۱۲۔ مسئلہ توسل:

دعا میں اللہ تعالیٰ کو انبیاء، صحابہ اور زعمہ یا وفات شدہ نیک لوگوں کا واسطہ دینا جائز

ہے۔

[بخاری: ۱/۱۳۷]۔ [فتح الباری: ۳/۱۵۱]

۱۳- شفاعت اور دعا کی درخواست:

آنحضرت ﷺ کی قبر کے پاس حاضر ہو کر دعا کی درخواست کرنا، جائز ہے۔
اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ: اللہ تعالیٰ سے میری مغفرت کی شفاعت فرمائیں۔
[مسند ابویعلیٰ: ۳/۲۱۶]۔ [کنز العمال: ۱/۳۹۴]۔ [نساء: ۶۴]

۱۴۔ سماع صلوٰۃ و سلام:

نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس جو درود پڑھا جائے وہ آپ خود سنتے ہیں۔

جو درود سے پڑھا جائے وہ فرشتے پہنچاتے ہیں۔

افضل درود پاک درود ابراہیمی ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔

[کنز العمال: ۱/۳۹۲]۔ [ابوداؤد: ۱/۲۸۶]

۱۵- حجیت حدیث و سنت:

- قرآن پاک کی طرح نبی کریم ﷺ کی سنت بھی شرعی دلیل ہے۔
- جو حدیث یقینی درجے کی ہو اس کے مطابق عقیدہ اور عمل اپنانا واجب ہے۔
- قرآن پاک میں مسلمانوں کو سنت پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔
- سنت کو چھوڑ دینا گناہ ہے۔ اور سنت کا مذاق اڑانا کفر ہے۔

[آل عمران/۳۲]

۱۶- خلافت راشدہ:

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے مہاجر صحابہ سے خلافت کا وعدہ فرمایا تھا۔
اس وعدے والی خلافت کو ”خلافت راشدہ“ کہتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے خلافت راشدہ کی مدت تیس سال بیان کی ہے۔

خلفائے راشدین چار ہیں: (حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم) انھیں خلفائے اربعہ بھی کہتے ہیں۔
حضور ﷺ نے خلفائے راشدین کی سنت کو اپنی سنت کی طرح لازم قرار دیا ہے۔

[نور/۵۵]۔ [البوداؤد: ۲/۲۹۰]۔ [البوداؤد: ۲/۲۹۳]

۱۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے لیے صحابہ کرام کو خود منتخب فرمایا۔
 اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں۔
 تمام صحابہ کامل ایمان والے، متقی، عادل، راشد اور یکے جنتی ہیں۔
 صحابہ کرام دنیا میں کسی گناہ پر باقی رہنے اور آخرت کے ہر قسم کے عذاب سے محفوظ ہیں۔

صحابہ کرام حق کا معیار اور ہدایت کا نمونہ ہیں۔

کسی کو اُن پر تنقید کرنے کا حق نہیں ہے۔

صحابہ کرام میں سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں۔

صحابہ کرام کے آپس کے اختلافات حق و باطل کے نہیں اجتہادی اختلاف ہیں۔

اُن میں سیاسی، انتظامی اور فقہی اختلاف ممکن ہے، بددیانتی کا اختلاف ممکن نہیں۔

صحابہ کا کوئی عمل بدعت نہیں ہو سکتا۔ بدعت کی حد صحابہ کے بعد شروع ہوتی ہے۔

[انفال ۷۴]۔ [توبہ ۱۰۶]۔ [حدید ۱۰۶]۔ [بقرہ ۱۳۷]۔ [مجمع الزوائد: ۴۰۱۰/۲]

[مسلم: ۳۱۰۶/۲] [ترمذی: ۷۰۶/۲]۔ [مصنف عبدالرزاق: ۲۹۶/۱۰]

۱۸۔ اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم:

نبی کریم ﷺ کے اہل بیت (بیویاں، بیٹے، چاروں بیٹیاں، تینوں داماد، ان کی اولادیں اور آپ کے دوسرے مسلمان رشتے دار) بھی صحابی ہیں۔ اس لیے صحابہ والے تمام فضائل اُن کو بھی حاصل ہیں۔

آپ ﷺ کی بیویاں سب ایمان والوں کی مائیں ہیں۔

آپ ﷺ کی بیویاں دنیا کی تمام عورتوں سے افضل اور پاکیزہ خواتین ہیں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی خواتین کی سردار ہیں۔

حضرت حسنؓ و حسینؓ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

صحابہ کی طرح اہل بیت سے محبت رکھنا بھی ضروری ہے۔

[احزاب/۳۲]۔ [ترمذی: ۶۹۹/۲] [مسند رک حاکم: ۳۳۳/۲]۔ [بخاری: ۵۳۲/۱]

۱۹- عذابِ قبر:

دنیا عمل کی اور آخرت ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے۔ دونوں کے درمیان انتظار گاہ ہے۔ اس انتظار گاہ کو جگہ کے لحاظ سے قبر اور وقت کے لحاظ سے برزخ کہتے ہیں۔ قبر کا حقیقی معنی: وہ زمینی گڑھا جس میں انسان کو دفن کیا جاتا ہے۔ قبر کا مجازی معنی: انسانی جسم کے اجزاء جہاں موجود ہوں، وہی اس کی قبر ہے۔ انسان کی وفات سے لے کر قیامت تک کے زمانے کو عالم برزخ کہتے ہیں۔ وفات کے بعد نیکوں کی روحمیں علیین میں اور بُروں کی روحمیں حقین میں ہوتی ہیں۔ عالم برزخ میں روح کا جسم کے ساتھ کچھ نہ کچھ تعلق ضرور رہتا ہے۔ اس تعلق کی وجہ سے ایک حیات اور زندگی ہوتی ہے۔ اس زندگی کو قبر کی زندگی اور برزخ کی زندگی کہتے ہیں۔ اس زندگی کی وجہ سے قبر کی راحت یا عذاب جسم اور روح دونوں کو محسوس ہوتا ہے۔ قبر کے عذاب یا ثواب کے لیے جسمانی ڈھانچے کا باقی رہنا ضروری نہیں۔ قبر کے اندر عذاب و ثواب کا عقیدہ قرآن اور متواتر احادیث سے ثابت ہے۔

۲۰۔ قیامت:

انسان اس دنیا کا جز ہے۔ انسان کی موت دنیا کی جزوی موت ہے۔
ایک وقت آئے گا جب دنیا کی کلی موت واقع ہو جائے گی۔ وہی قیامت ہے۔
انسانوں کو ان کے اچھے اور برے اعمال کا بدلہ دینے کے لیے قیامت قائم ہوگی۔
صور پھونکا جائے گا، دنیا کا نظام ختم ہو جائے گا، میدانِ حشر میں جمع ہوں گے۔
تراز و قائم ہوگا۔ حساب کتاب ہوگا۔ پل صراط اور حوضِ کوثر ہوگا۔
ایمان والوں کے لیے مختلف قسم کی سفارشیں ہوگی۔
اور پھر جنت یا دوزخ میں ہمیشہ رہنا ہوگا۔

[حج: ۷]۔ [زمر: ۶۸]۔ [اعراف: ۸]۔ [مریم: ۷۱]۔ [بخاری: ۹۷۳/۲]۔ [کوثر: ۱]

[آل عمران: ۱۳۳]۔ [بقرہ: ۲۴]

۲۱- تقدیر:

کائنات میں جو کچھ ہوا، یا ہوگا، سب کچھ پہلے سے اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا۔
اللہ تعالیٰ نے اپنے کامل علم کے مطابق سب کچھ لوح محفوظ پر پہلے ہی لکھ دیا تھا۔
انسان اپنے اختیار سے عمل کرتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو پہلے سے اُس کا علم ہے۔
اسے تقدیر کہتے ہیں۔ اس پر ایمان لانا فرض ہے۔

[قمر: ۴۹]۔ [بقرہ: ۱۷۷]۔ [احزاب: ۳۸]

۲۲- اجماع امت:

کسی زمانے کے تمام صحیح العقیدہ علماء کسی بات پر اتفاق کر لیں تو اسے ”اجماع امت“ کہتے ہیں۔

قرآن و سنت کی روشنی میں امت کا اجماع بھی شریعت کی ایک دلیل ہے۔
جس مسئلہ پر اجماع ہو چکا ہو اس سے اختلاف کرنے کی اجازت نہیں۔
غیر اجماعی مسائل میں امت کے سوا واعظم یعنی جمہور علماء کی پیروی کا حکم ہے۔

[نساء/۱۱۵]۔ [بقرہ/۱۴۳]۔ [ترمذی/۱]

۲۳- اجتہاد و تقلید:

اجتہاد کا لغوی معنی: کوشش کرنا۔ تقلید کا لغوی معنی: ماننا، پیروی کرنا۔
 اجتہاد کا شرعی معنی: مجتہد عالم غیر واضح دینی مسئلہ کا حکم معلوم کرنے کی کوشش کرے
 نبی ﷺ نے اور صحابہ نے بھی بہت سے معاملات میں اجتہاد کیا۔
 تقلید کا شرعی معنی: ناواقف آدمی مجتہد کا قول مان لے۔ یہ سوچ کر کہ اس نے دلیل
 کے مطابق مسئلہ بتایا ہے۔ اور اُس سے دلیل کا مطالبہ نہ کرے۔
 اجتہاد اور تقلید کا مقصد: ذاتی رائے پر چلنے کے بجائے قرآن و سنت کی پیروی۔
 بعض صحابہ کرام بھی دوسرے صحابہ کی تقلید کرتے تھے۔
 جو احکام قرآن و سنت اور اجماع صحابہ میں واضح ہوں اُن میں اجتہاد نہیں کیا جاتا۔
 اور جو احکام واضح نہ ہوں ان میں مجتہدین اجتہاد کرتے ہیں۔
 امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ برحق مجتہد ہیں۔
 جو خود مجتہد نہ ہو اس کے لیے ان میں سے کسی ایک کی تقلید (تقلید شخصی) کرنا واجب ہے۔

۲۴۔ تصوف و طریقت:

دین کے تین بڑے شعبے ہیں: عقائد، اعمال اور اخلاق۔
عقائد علم کلام سے، عملی مسائل فقہ سے اور اخلاق تصوف سے معلوم ہوتے ہیں۔
دل کی صفائی اور پاکیزگی کے لیے اللہ والوں کے ہاتھ پر بیعت کی جاتی ہے۔
اسے تصوف و سلوک کہتے ہیں۔

تصوف کے چاروں سلسلے (نقشبندی، چشتی، قادری، سہروردی) برحق ہیں۔

[الاعلیٰ ۱۴]۔ [انعام ۱۴۰]۔ [آل عمران ۱۶۴]۔ [ممتحنہ ۱۴]۔ [مسلم: ۱/۵۵]

اسلامی عقائد کورس..... اختتامی سوال نامہ (لازمی)

۱- آپ کو عقائد کورس کی اطلاع کیسے ملی؟

۲- آپ کو (وائس ایپ) گروپ میں بروقت شریک کیا گیا یا تاخیر سے؟

۳- کورس کے تحریری مواد (نوش) سے متعلق آپ کے کیا تاثرات ہیں؟

۴- کورس کے اسباق آپ نے مکمل سنے یا نہیں؟

۵- کورس کا علمی مواد آپ کی توقع کے مطابق تھا یا کم و بیش؟

۶- اسباق کا انداز عام فہم تھا یا کہیں کہیں دقیق اور مشکل بھی تھا؟

۷- کورس میں فرقہ واریت یا دل آزاری کی کوئی چیز تو نہیں تھی؟

۸- انتظامات آپ کو کیسے لگے؟ انتظامیہ سے کوئی شکایت ہو تو بلا تکلف لکھیں!

۹- سبق کے ساتھ سوال نامہ ہونا چاہیے یا نہیں؟ انداز یہی ہو یا مختلف؟

۱۰- کورس کے شرکاء نے بہت سے سوالات کیے، جن کے جوابات دیئے گئے۔

آپ نے وہ سب سنے؟ یا کچھ کچھ؟ یا کوئی بھی نہیں سن سکے؟

۱۱- آپ نے خود بھی کوئی سوال کیا یا نہیں؟ اگر نہیں کیا تو وجہ بیان کریں۔

ہماری طرف سے دیئے گئے جوابات تسلی بخش تھے، یا تشنہ تکمیل؟

۱۲- آئندہ کورس میں سند کا اہتمام ہونا چاہیے یا نہیں؟

۱۳- قرعہ اندازی کے ذریعہ انعامی کتب کی تقسیم کا طریقہ آپ کو کیسا لگا؟

۱۴- کورس کے منتظمین کی حوصلہ افزائی کے لیے کوئی پیغام

۱۵- عام مسلمانوں کے لیے اس کورس کے حوالے سے کوئی پیغام

۱۶- کورس کو مزید بہتر بنانے کے لیے کوئی تجویز

۱۷- کورس کی تھوڑی بہت فیس رکھنی چاہیے یا نہیں؟

۱۸- غلط عقائد اور فتنوں کی نشاندہی کے لیے کورس ہو تو آپ شریک ہوں گے؟

۱۹- شرکائے کورس یہ پیغام آگے کیسے پہنچائیں؟ آپ کیا طریقہ اختیار کریں گے؟

۲۰- آئندہ کورس کے لیے آپ [ان شاء اللہ] کتنے افراد تیار کریں گے؟

کورس میں کیا چیز آپ کو سب سے زیادہ پسند آئی؟

اسلامی عقائد کورس..... مدرس کا مختصر تعارف

نام:	حمزہ احسانی
والد و دادا:	مولانا عبدالحق خان بشیر بن مولانا محمد سرفراز خان صفدر
نانا:	مولانا قاضی مظہر حسین
آبا کی علاقہ:	مانسہرہ
ابتدائی تعلیم:	مدرسہ حیات النبی گجرات، مدرسہ تعلیم القرآن حسینہ سرگودھا، مدرسہ حق چار یا رواہ کینٹ، معارف اسلامیہ اکادمی گلکھڑ
درس نظامی:	جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا، دارالعلوم مدنیہ بہاول پور
دیگر اساتذہ:	مولانا منظور احمد نعمانی مدظلہ، مولانا مفتی ابولہبابہ شاہ منصور مدظلہ
اصلاحی تعلق:	مولانا حبیب الرحمن سومرو مدظلہ
تدریس:	جامعہ قاسمیہ لاہور، ادارت:
	مجلہ صفدر
امامت و خطابت:	جامع مسجد برکت علی اچھرہ لاہور

۱۵ امروزہ ”اسلامی عقائد کورس“ (شعبان ۱۴۳۲ھ مارچ 21ء)..... (تحریری نکات) (63)

شرکائے اسلامی عقائد کورس..... اعداد و شمار

عنوان	تعداد مرد حضرات	تعداد خواتین	میزان
داخلہ	920	307	1227
مکمل حاضر	374	204	578
اعزازی شرکاء	12	10	22
پہلی پوزیشن وانعام	24	17	41
دوسری پوزیشن وانعام	52	35	87
تیسری پوزیشن	46	25	71
انعام بذریعہ قرعہ اندازی	14	8	22

انعامات اسلامی عقائد کورس..... تعداد و مالیت

انعام	فی کس مالیت	تعداد	میزان
اول	480	41	19,680
دوم	430	87	37,410
قرعہ اندازی	330	22	7,260
اعزازی شرکاء	متفرق	7	4,550
انتظامیہ	متفرق	5	5,000
میزان		162	73,900